توہین رسالتؐ کی سزا کے قانون میں مجوزہ ترامیم کے بارے میں

گوجرانوالہ میں مجلس مذاکرہ

پاکستان سماجی اتحاد کے چیئرمین جناب محمد اکرم چوہان ایڈووکیٹ کی دعوت پر مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام اور دانشوروں کا ایک اجتماع مجلس مذاکرہ کے عنوان سے ان کی رہائش گاہ ۱۹ گورونانک پورہ گوجرانوالہ میں یکم مئی ۹۵ء کو منعقد ہوا جس کی صدارت ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر چودھری جلیل احمد خان ایڈووکیٹ نے کی' مجلس مذاکرہ کا عنوان تھا "توہین رسالتؐ کی سزا کے قانون میں مجوزہ ترامیم اور دینی حلقوں کی ذمہ داریاں"۔ مجلس مذاکرہ سے ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا زاہد الراشدی' مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے امیر مولانا محمد اعظم' آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے راہ نما سردار محمد عارف ایڈووکیٹ' جمعیت علماء پاکستان کے راہ نما مولانا نصرت اللہ مجددی' جماعت مبلغین اہل سنت کے سربراہ مولانا محمد نواز بلوچ' تحریک منہاج القرآن کے راہ نماہ مولانا رحمت اللہ نوری اور جمعیت اہل حدیث کے راہ نما مولانا محمد عمر فاروقی نے خطاب کیا جبکہ سابق صوبائی وزیر تعلیم جناب عثمان ابراہیم بارایٹ لاء بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے اور پاکستان سماجی اتحاد کے راہنما شیخ عبد الستار قادری نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سر انجام دیے' مجلس مذاکرہ میں مذکورہ بالا راہ نماؤں کے علاوہ مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے شہریوں کی ایک بڑی تعداد نے بھی شرکت کی۔ جناب محمد اکرم چوہان ایڈووکیٹ نے مذاکرہ کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا

تحفظ ہمارے ایمان کا تقاضہ ہے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی بھی سچے پیغمبر کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ ہمارا ایمان ہے لیکن مغربی قوتیں ہمیں ہمارے اس ایمان اور محبت رسولؐ سے محروم کر دینا چاہتی ہیں' انہوں نے کہا کہ پاکستان میں گستاخی رسولؐ پر موت کی سزا کا قانون موجود ہے لیکن حکومت پاکستان مغربی قوتوں کے دباؤ پر اس قانون میں ترامیم کر کے اسے غیر موثر بنا دینا چاہتی ہے' انہوں نے کہا کہ گستاخی رسولؐ کے سلسلہ میں کسی اطلاع کے درست ثابت نہ ہونے پر اطلاع دینے والے کو دس سال قید کی سزا اور مقدمہ کے اندراج سے قبل ڈپٹی کمشنر کی انکوائری کی شرط عملاً توہین رسالتؐ پر موت کی سزا کو ختم کرنے کے مترادف ہے کیونکہ موجودہ عدالتی سسٹم میں اس صورت میں کوئی شخص گستاخی رسولؐ کے واقعہ کی اطلاع دینے کا حوصلہ نہیں کر سکے گا اور توہین رسالتؐ کے مقدمہ کا اندراج صرف ایک ڈپٹی کمشنر کی صوابدید پر موقوف ہو کر رہ جائے گا اس لیے حکومت پاکستان کی مجوزہ ترامیم کو کسی صورت میں قبول نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے علماء کرام اور وکلاء پر زور دیا کہ وہ اس سلسلہ میں اپنا کردار ادا کریں اور توہین رسالتؐ پر موت کی سزا کے قانون کو بے اثر بنانے کی اس سازش کو ناکام بنانے کے لیے منظم جدوجہد کریں۔

مولانا محمد اعظم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت و محبت ہمارے ایمان کی بنیاد ہے اور اس کے بغیر کسی شخص کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا' انہوں نے کہا کہ توہین رسالتؐ پر موت کی سزا کا قانون شریعت اسلامیہ کا قانون ہے جس ختم کرنے یا غیر موثر بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور علماء کرام اس سلسلہ میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ مولانا محمد نواز بلوچ نے مجلس مذاکرہ میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں مغرب کے اثرات میں مسلسل اضافہ اور ہمارے مذہبی معاملات میں مغربی حکومتوں کی مداخلت کے حوالہ سے علمائے کرام کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہیے کیونکہ وہی اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا کر کے قوم کو اس بحران سے نکال سکتے ہیں' انہوں نے کہا کہ علماء کرام کو گروہی انا اور فرقہ وارانہ کشمکش کے دائرے سے نکلنا ہو گا ورنہ وہ اپنا کردار صحیح طور پر ادا نہیں کر سکیں گے۔

مولانا رحمت اللہ نوری نے کہا کہ اصل ضرورت قوم میں وحدت کے جذبہ کو ابھارنے اور دینی غیرت کو بیدار کرنے کی ہے اور یہ کام علماء کرام اور دانشور مل کر کرسکتے ہیں' انہوں نے کہا کہ اسلام اور پاکستان کے خلاف مغرب کی سازشوں کو بے نقاب کرنا وقت کا سب سے اہم تقاضہ ہے۔

مولانا نصرت اللہ مجددی نے کہا کہ علماء کرام نے اس سے قبل بھی جب اتحاد کا مظاہرہ کیا ہے قوم نے ان کا ساتھ دیا ہے اور اب بھی علماء کرام متحد ہو جائیں تو وہ بڑی سے بڑی طاقت کو شکست دے سکتے ہیں۔

مولانا محمد عمر فاروقی نے کہا کہ مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کو برداشت نہیں کرسکتے اس لیے حکومت کو مسلمانوں کے جذبات سے نہیں کھیلنا چاہیے۔

سردار محمد عارف ایڈووکیٹ نے کہا کہ مغربی قوتیں پاکستان کو اس کے اسلامی تشخص سے محروم کرنے کے لیے پوری طرح سرگرم عمل ہیں اور بے شمار لابیاں اس سلسلہ میں منظم کام کر رہی ہیں' انہوں نے کہا کہ مغرب والے ہم پر بنیاد پرست ہونے کا الزام لگاتے ہیں لیکن سلمان رشدی' تسلیمہ نسرین اور پاکستان کے گستاخ رسولؐ عیسائیوں کو جس طرح مغربی حکومتوں نے پذیرائی بخشی ہے اس سے پوری طرح اندازہ ہو جاتا ہے کہ اصل بنیاد پرست کون ہے۔

مہمان خصوصی جناب عثمان ابراہیم بارایٹ لاء نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت مغرب کی سرپرستی میں کام کر رہی ہے اور مغرب کے اثرات کو ہمارے معاشرہ میں پھیلانے کی کوششوں میں مصروف ہے اس لیے علماء اور دانش وروں کو چاہیے کہ وہ اس حکومت سے قوم کو نجات دلانے کے لیے جدوجہد کریں انہوں نے کہا کہ موجودہ حکمرانوں کے کارناموں کی ذمہ داری میں وہ لوگ بھی برابر کے شریک ہیں جو اس حکومت کو برسر اقتدار لانے کا باعث بنے ہیں اس لیے عوام کو ان سے خبردار رہنا چاہیے' انہوں نے کہا کہ فیصلہ اب عوام کے ہاتھ میں ہے اور عوام اگر اپنی رائے کا صحیح استعمال کریں تو موجودہ حکومت سے نجات حاصل کرنا مشکل نہیں ہے۔

مجلس مذاکرہ کے صدر جناب چودھری جلیل احمد خان ایڈووکیٹ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اصل ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم جو باتیں یہاں کہہ رہے ہیں ان پر عمل بھی کریں کیونکہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں کامیابی عمل اور کردار کی بنیاد پر حاصل کی تھی اور آپؐ نے اس بات کی تلقین فرمائی ہے کہ ہم جو کچھ زبان سے کہتے ہیں اس پر عمل کا اہتمام کریں۔

مجلس مذاکرہ سے ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا زاہد الراشدی نے تفصیلی خطاب کیا اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مغربی لابیوں کی مہم کا جائزہ لیتے ہوئے علمائے کرام اور دانشوروں پر زور دیا کہ وہ مغرب چیلنج کو سمجھنے کی کوشش کریں' جو کمیونزم کے ساتھ سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد اسلامی تہذیب و معاشرت کے خلاف مورچہ زن ہو گیا ہے اور "انسانی حقوق" کے نام پر نہ صرف اسلامی احکام و قوانین کا مذاق اڑایا جا رہا ہے بلکہ عالم اسلام میں مغرب پرست مسلمان حکومتوں کے ذریعہ اسلامی معاشرت کے اثرات کو مٹانے کے لیے بھی پوری قوت صرف کی جا رہی ہے' انہوں نے کہا کہ سلمان رشدی' تسلیمہ نسرین' اور پاکستان کے گستاخان رسولؐ کی پشت پناہی کر کے مغربی حکومتوں نے واضح کر دیا ہے کہ مغرب دراصل مسلمانوں کے خلاف عقیدہ کی جنگ لڑ رہا ہے اور ملت اسلامیہ کو اس کے عقائد سے محروم کرنا چاہتا ہے' انہوں نے کہا کہ یہ انتہائی خوفناک نظریاتی جنگ ہے جس کا ادراک کرنا ضروری ہے کیونکہ مغربی حکومتیں اور لابیاں قادیانیوں اور گستاخان رسولؐ کی پشت پناہی کر کے صرف ہمارے عقیدہ ختم نبوت اور محبت رسولؐ کو چیلنج نہیں کر رہیں بلکہ جرائم کی شرعی سزاؤں کو بھی وحشیانہ اور ظالمانہ قرار دیا جا رہا ہے اور نکاح و طلاق کے حوالہ سے ہمارے مذہبی قوانین کو بین الاقوامی معیار کے منافی قرار دے کر انہیں تبدیل کرنے کے لیے دباؤ ڈالا جا رہا ہے اس لیے ضروری ہے کہ ہم مغرب کی مہم کا سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لیں اور پورے حوصلہ' تدبر اور جرات کے ساتھ اس کے مقابلہ کا اہتمام کریں۔